بسم اللہ الرحمن الرحیم

زمبیا میں تقریب ختم بخاری شریف

شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب

31 جولائی 2008ء کو کراچی سے جنوبی افریقہ کے لیے روانہ ہوئے۔ اگست کی پہلی تاریخ کو زمبیا پہنچے۔ جہاں پر دارالحکومت لوساکا میں قائم ''جامعہ اسلامیہ لوساکا'' کی تقریب ختم بخاری شریف میں شرکت کرنی تھی۔ حضرت مولانا امداد اللہ صاحب (استاذ جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی) کی تحریک پر ''جامعہ اسلامیہ لوساکا'' کی طرف سے شرکت کی دعوت آئی تھی، مولانا امداد اللہ صاحب کے علاوہ حضرت مولانا عبیداللہ خالد صاحب بھی رفیق سفر تھے۔ دارالعلوم آزادوول جنوبی افریقہ سے مولانا حسن صاحب اور دارالعلوم زکریا سے مفتی محمد علی بھوپالی صاحب بھی پروگرام میں شرکت کے لیے پہنچے تھے۔ دونوں حضرات کے بیانات بھی ہوئے۔

''زمبیا'' افریقہ میں ''انگولا'' کے شمال میں واقع ملک ہے، جس کا مجموعی رقبہ پاکستان سے کچھ کم ہے۔ 24 اکتوبر 1964ء کو برطانوی استعمار سے آزادی ملی۔ موزمبیق، ملاوی، زمبابوے، بوٹسوانا اور تنزانیا پڑوس میں واقع ہیں۔ صوبوں کی تعداد 9 ہے، 2002ء میں جو مردم شماری ہوئی تھی اس کے مطابق یہاں آبادی کی تعداد 945000 (نو لاکھ پینتالیس ہزار) ہے۔

چوتھی صدی ہجری سے یہاں مسلمانوں کے آباد ہونے کا ذکر کیا جاتا ہے، اس کے علاوہ ابوسعید نامی ایک عالم کا بھی تاریخ میں ذکر ملتا ہے جو بنوامیہ کے دور میں یہاں اسلام کی دعوت لے کر آئے تھے۔ اور یہ بات تو عام ہے کہ ابتدا میں اسلام کی دعوت یہاں بھی دوسرے افریقی ممالک کی طرح مسلمان تاجروں ہی کے ذریعہ عام ہوئی ہے۔ آج بھی گجرات کے مسلمان تاجر یہاں دین کی رونقیں بحال کیے ہوئے ہیں۔

چوں کہ برطانوی استعمار کے زیر اثر رہے ہیں۔ اس لیے انگریزی زبان یہاں بھی سرکاری دفاتر میں قبضہ جمائے ہوئی ہے۔ اگرچہ مقامی سطح پر دوسری بولیاں موجود ہیں۔ قانونی مسودہ بھی برٹش قانون سے تیار کیا گیا ہے، 2 اگست 1991ء کو نئی آئین سازی ہوئی۔ نظام حکومت جمہوری ہے۔ الیکشن کے ذریعہ صدر کا انتخاب ہوتا ہے

۔نائب صدر کا تقرر صدر کی صوابدید پر ہوتا ہے، مئی 2001ء میں انتخابات ہوئے تھے۔19 اگست 2008ء کو اس کا دورانیہ ختم ہوا، حالیہ دنوں میں انتخابی مہم جاری ہے۔

''زمبیا'' کی عام آبادی سیاہ فام ہے، مگر خوشی کی بات یہ ہے کہ مقامی غیر مقامی کا کوئی تعصب نہیں۔ رنگ و نسل کی بنیاد پر کوئی فرق نہیں رکھا جاتا، یہاں ایک آبشار کے بارے میں بتایا گیا جس کا شمار دنیا کے عجائبات میں ہوتا ہے۔''وکٹوریہ فول'' نامی یہ آبشار دارالحکومت ''لوساکا'' سے 34 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔شہری آبادی میں تعلیم کی شرح نوے فیصد ہے۔سرکاری اداروں میں ادائیگی فیس برائے نام ہے۔مشینری کارخانے موجود نہیں، پٹرول اور گیس کی بھی پیداوار نہیں، اس وقت پٹرول کی قیمت 170 ایک سو ستر روپے فی لیٹر ہے۔

دو سو ایکڑ پر ایک ''اسٹیل مل'' بنایا جارہا ہے، 50 ملین ڈالر اس کا تخمینۂ لاگت ہے۔تقریباً تین ارب پچاس کروڑ روپیہ۔''مل'' میں استعمال ہونے والی تمام مشینیں انڈیا سے درآمد کی گئی ہیں۔ایک سو پچاس انجینئر بھی کام کرنے کے لیے انڈیا سے لائے گئے ہیں جو تمام ہندو ہیں، کچھ سکھ اور پانچ چھ مسلمان بھی ہیں۔اس ''مل'' میں چھ سو مقامی مزدور کام کر رہے ہیں۔آئندہ سال سے مال کی تیاری شروع ہوگی۔

یہاں کے سیاہ فام لوگوں کے بارے میں بتایا گیا کہ ان کا خاندانی نظام بڑا مستحکم ہے، مہمان نوازی میں بھی بڑی فراخدلی کا مظاہرہ کرتے ہیں، تجارت پر گجراتی حضرات کا کنٹرول ہے، ملک کی آزادی کے بعد مسلمانوں کے تجارت و کاروبار کے لائسنس ختم کردیے گئے تھے۔ان حضرات نے مرکز ''نظام الدین دہلی'' کو اس کی اطلاع دی تو مرکز کے بزرگوں نے مشورہ دیا کہ ''پہلے آپ لوگ دنیوی تجارت کو مقصد بنا کر وہاں آباد ہوئے تھے، اب جب اس کا راستہ بند ہوگیا تو اخروی تجارت کو مقصد بنا کر وہاں رہیں اور دین کی تعلیم و تبلیغ کو مقصد بنائیں۔'' ان حضرات نے اس کا خیال رکھا۔وہ پابندی بھی ختم ہوگئی، اب اللہ کے فضل و کرم سے دین و دنیا کی تجارت ہو رہی ہے۔

''لوساکا'' ''زمبیا'' کا دارالحکومت ہے۔یہاں پر مصلوں سمیت مساجد کی تعداد کل 33 ہے۔''جامعہ اسلامیہ لوساکا'' کے علاوہ ایک بڑا مدرسہ ''چپاٹا'' میں بھی ہے ''معہد الرشید الاسلامی'' نام ہے۔جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب کاندھلوی رحمۃ اللہ علیہ کا قائم کردہ ہے، مولانا عبدالرحیم متالا صاحب اس کے مہتمم ہیں۔

''جامعہ اسلامیہ لوساکا'' اپنی نوعیت کا منفرد مثالی ادارہ ہے، جس کی تعلیمی بالخصوص دعوتی و تربیتی سرگرمیاں تمام اہل مدارس کے لیے قابل رشک ہیں۔مہتمم مولانا محمد یوسف صاحب ہیں، 1999ء میں ''تحفیظ القرآن الکریم'' سے مدرسے کا باقاعدہ آغاز کیا گیا۔بعد میں درجات کتب کا بھی اضافہ کیا گیا اور دوسرے شعبے

بھی قائم ہوئے، اس وقت درس نظامی پڑھنے والے طلبہ کی تعداد اسی اور تحفیظ کی چالیس ہے، پانچ طلبہ دورۂ حدیث شریف میں شریک تھے۔ جن کی اس سال دستار بندی ہوئی، درجہ کتب میں بیس اساتذہ پڑھا رہے ہیں، جب کہ تحفیظ میں پانچ استاد خدمات انجام دے رہے ہیں۔

جامعہ میں ایک ''دارالافتا'' بھی قائم ہے، جہاں سے عامۃ الناس کی صحیح اسلامی بنیادوں پر رہنمائی کی جاتی ہے، نشرواشاعت کے لیے ایک مستقل شعبہ بھی کام کررہا ہے، عوامی تعاون سے اخراجات کا انتظام کیا جاتا ہے، صاحب استطاعت طلبہ اپنا خرچہ خود برداشت کرتے ہیں اور جو طلبہ نادار ہوتے ہیں ان کا خرچ ادارے کے ذمہ ہوتا ہے۔

طلبہ کی اکثریت ''لوساکا'' کی ہے، کچھ زمبیا کے دوسرے شہروں کے بھی ہیں۔ جب کہ زمبابوے، ملاوی، موزمبیق، جنوبی افریقہ، تنزانیہ، کینیا، صومالیہ، سوڈان، ملیشیا، نیپال، تاجکستان، انڈیا، سینیگال اور انگلینڈ سے تعلق رکھنے والے طلبہ بھی یہاں تعلیم حاصل کرنے کے لیے آتے ہیں۔

سولہ ایکڑ اراضی پر'' جامعہ اسلامیہ'' کی نئی عظیم الشان تعمیر کا سلسلہ جاری ہے، بنات کے لیے بھی باقاعدہ تعلیم وتربیت کا آغاز آئندہ عنقریب کیا جائے گا، فی الحال موجودہ عمارت کے ایک حصہ کو بنات کی تعلیم کے لیے اور دوسرے حصہ کو شفاخانے کے طور پر استعمال کرنے کی تجویز ہے۔

جامعہ کی طرف سے ماکولات کے سلسلہ میں حلال وحرام کی نگرانی کا نظم قائم ہے۔ مرغیوں اور گائے وغیرہ کے ذبیحہ کی نگرانی کی جاتی ہے، تاکہ حرام سے حفاظت ہو۔ ریستوران میں بھی حلال وحرام کے متعلق نظر رکھی جاتی ہے۔ فیکٹریوں میں جہاں اشیائے خورد ونوش تیار ہوتی ہیں وہاں بھی حرام سے بچنے کے لیے نگرانی کی جاتی ہے۔

نگرانی کا انتظام ان اداروں میں ہوتا ہے جو خود جامعہ اسلامیہ کو نگرانی کی درخواست دیتے ہیں۔ نگرانی کے لیے عملہ فراہم کیا جاتا ہے، جو تیار مال کے لیے ''حلال'' کا سرٹیفکیٹ جاری کرتا ہے۔ نگران عملے کو تنخواہ بھی جامعہ کے توسط سے متعلقہ اداروں کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اس احتیاط کا یہ اثر ہوا ہے کہ تقریباً ہر فیکٹری، مسلم ہو یا غیر مسلم، اس بات کی کوشش کرتی ہے کہ جامعہ کی طرف سے ان کی نگرانی کی جائے، کیوں کہ لوگ ''حلال'' کے سرٹیفکیٹ کے بغیر ان کا مال نہیں اٹھاتے۔

یہ کام صرف ''زمبیا'' میں تیار کی جانے والی چیزوں تک محدود نہیں، جب کہ دوسرے ممالک سے بھی جو اشیائے خورد ونوش درآمد کی جاتی ہیں اس کے بارے میں بھی جامعہ کے دارالافتا سے اجزا بتا کر پوچھا جاتا ہے کہ وہ حلال ہیں یا حرام! جامعہ کے فیصلہ پر عمل بھی کیا جاتا ہے، اللہ کرے کہ اس طرح کا پاکیزہ نظام ہر جگہ قائم ہوجائے

کیوں کہ گناہوں کے اسباب میں سے ایک بڑا سبب حرام چیزوں سے پرہیز نہ کرنا بھی ہے، جس کا فوری اثر عبادت واخلاق پر پڑتا ہے۔

مختلف دیہات میں قرآنی مکاتب کا بھی سلسلہ قائم کیا گیا ہے، وہاں کے اساتذہ کی تنخواہیں اور دیگر اخراجات بھی جامعہ کی طرف سے ادا کیے جاتے ہیں، دیہات میں مساجد کی تعمیر کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

جامعہ کی طرف سے قرب وجوار میں زکوۃ کی فراہمی اور تقسیم کا نظم قائم ہے اہل جامعہ کا ارادہ ہے کہ اس پروگرام کو بھی وسعت دے کر پورے ملک کی سطح پر قائم کیا جائے، جو ایک مثالی روایت ہوگی ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نشر واشاعت کا ایک مستقل شعبہ جامعہ میں دعوتی سرگرمیوں کے لیے موجود ہے۔ سرکاری ریڈیو پر ہفتہ میں آدھا گھنٹہ اسلامی تعلیمات پر مبنی پروگرام پیش کیا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اپنا ''ریڈیو'' شروع کرنے کا بھی پروگرام ہے، جس کے لیے لائسنس کے درخواست دی گئی ہے۔

نوجوانوں کے لیے خاص طور سے سال کے مختلف اوقات میں تعلیم وتربیت کے پروگرام ہوتے ہیں، یہ نوجوان اسکول وکالج کے ہوں یا ان کے علاوہ دوسرے ہوں، سب کے لیے اہتمام کیا جاتا ہے۔ مختلف اسکولوں کی کمیٹیوں میں بھی جامعہ کے اساتذہ شامل ہیں، تاکہ صحیح اسلامی خطوط پر تعلیم وتربیت کے حوالے سے رہنمائی کی جاتی رہے۔ ملکی سطح پر قائم رویت ہلال کمیٹی میں دیگر علماء کی طرح جامعہ کے اساتذہ بھی شامل ہیں۔

جہاں جہاں ہندوستانی حضرات موجود ہیں وہاں مکتبی تعلیم کا معقول انتظام ہوتا ہے، چناں چہ بچے صبح اسکول جاتے ہیں، شام کو مکتب میں تعلیم حاصل کرتے ہیں۔

''معہد الرشید الإسلامی چپاٹا'' کے شیخ الحدیث بھی ''لوساکا'' تشریف لائے تھے۔ بڑے خلیق اور متواضع مزاج بزرگ ہیں، ان سے علمی موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ اللہ تعالیٰ ان کو سلامت باکرامت رکھیں۔ آمین

ملاوی سے مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل جامعہ فاروقیہ بھی لوساکا پروگرام ختم بخاری شریف میں آئے تھے۔ انہوں نے اہل خیر کے تعاون سے وہاں ایک ادارہ بھی قائم کیا ہے۔ ملاوی میں دو مدرسے اور بھی ہیں، جہاں پر جامعہ فاروقیہ کے پانچ فضلا دورۂ حدیث تک کی تعلیم وتربیت کی خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں سے جو حضرات تشریف نہیں لائے تھے ان سے فون پر رابطہ ہوا، یہ ملاقات اور رابطہ احقر کے لیے مسرت اور خوشی کا ذریعہ بنا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنے دین کی خدمت کے لیے قبول فرمائے اور شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین ثم آمین

جامعہ اسلامیہ لوساکا کے نوجوان استاذ مولانا محمد ادریس صاحب نے ہمیں کافی معلومات فراہم کیں اور انہوں نے اور دوسرے ساتھیوں نے اپنے کریمانہ اخلاق سے ہماری راحت رسانی کا بہت اہتمام فرمایا، ساتھ ہی

ہدایا سے بھی بہرہ ور کیا۔فجزاهم الله تعالیٰ أحسن الجزاء في الدارين.

چند دن قیام کر کے 5 اگست کو ہم زمبیا سے دبئ کے لیے روانہ ہوئے۔ رات تقریباً دو بجے دبئ پہنچے، جہاں محبّ محترم حافظ عبدالمتین صاحب (مکتبۃ الحمد والے) ایئر پورٹ پر موجود تھے، دبئ میں ہمارا قیام انہیں کے پاس ہوتا ہے، یہاں مرکزی جامع مسجد کے امام وخطیب مولانا محمد یعقوب صاحب ملاقات کے لیے تشریف لائے، مولانا محمد یعقوب صاحب بڑی خوبیوں کے مالک ہیں، مدارس کے سفراء کا قیام ان کے یہاں بڑی تعداد میں رہتا ہے اور مولانا بھی ان کی خدمت بڑے اہتمام اور شوق سے کرتے ہیں، جس کی کہیں مثال نہیں ملتی۔

مولانا محمد یعقوب صاحب کے ساتھ ہندوستانی سفراء بھی آٹھ دس تھے، ان حضرات سے ہندوستان کے احوال کا تذکرہ اور بعض علمی مسائل پر بھی گفتگو ہوئی، دوسرے اوقات میں بھی بعض ہندوستانی علماء سفراء ملاقات کے لیے آتے رہے۔سب حضرات ''کشف الباری'' اور ''وفاق المدارس'' کے حوالے سے اپنے حسن ظن کا ذکر فرمارہے تھے۔فلله الحمد والمنة الذي أنعم وأحسن إلى هذا العبد الفقير بكرمه وفضله من غير استحقاق.

دبئ کے قیام کے دوران مولانا قاری حافظ لطف الرحمٰن صاحب، برادر مولانا عطاء الرحمان صاحب، استاذ حدیث جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کی دعوت پر ''مدرسہ شیخ حمدان'' میں حاضری ہوئی، یہ مدرسہ تحفیظ کا ہے اور تقریباً تمام ہی طلبہ عرب ہیں، کچھ ایسے بھی ہیں جن کے علاقوں میں تعلیم کے ذرائع موجود نہیں یا وہ تعلیم حاصل کرنے کی استطاعت نہیں رکھتے، اس مدرسے کے بارے میں پہلے معلوم نہ تھا، دیکھ کر حیرت اور خوشی کی انتہا نہ رہی، اساتذہ تمام پاکستانی ہیں اور اپنے فن میں ماہر، بے شمار خوبیوں کے حامل!

ابوظہبی کے حکمران خاندان کے رکن اس عمل خیر کے محرک، سرپرست اور ذمہ دار ہیں۔خلیج میں یہ اپنی نوعیت کی واحد مثال ہے۔ کثر الله أمثاله۔

مدرسہ کے احوال سن کر ان کے لیے اور شیخ حمدان کے لیے بے اختیار دل سے دعائیں نکلیں، اس مدرسے کے احوال ماشاء اللہ تعالیٰ حوصلہ افزاء اور خوش کن ہیں، یہاں ایک جامعہ فاروقیہ کے بھی فاضل ہیں، اساتذہ کی فرمائش پر طلبہ سے خطاب بھی کیا گیا۔

مولانا لطف الرحمٰن کا شکر گزار ہوں، جنہوں نے اس مبارک مرکز تحفیظ القرآن الکریم کی زیارت کا موقع فراہم کیا۔جزاه الله خيراً.

☆☆......☆☆